خیار شرعی کا تصور اور مروج خیارات کا تحقیقی وتجزیاتی مطالعہ

عمران اللہ خٹک

کائنات میں تخلیق انسان کا مقصد خلافت ارضی کا قیام ہے، چنانچہ ارادہ تخلیق کے وقت ہی اللہ تعالی نے فرشتوں کے سامنے اسی مقصد کا اظہار فرمایا تھا:

واذقال ربک للملائکة انی جاعل فی الارض خلیفة(۲:۳۰)

ترجمہ: اور (وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے) جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں (اپنا) نائب بنانے والا ہوں۔

خلافت کا مقصد کائنات میں قوانین الہی کا اجراء ہی ہے، جن کا تعلق نہ صرف عبادات سے ہے بلکہ حیات انسانی کے جملہ شعبہ رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

چونکہ اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے اوراس کے نظام اقتصاد میں کسب معاش کے سلسلے میں کوئی فرد نہ تو مکمل طور پر آزاد وخود مختار ہے، اور نہ ہی مکمل طور پر مقید ہے، بلکہ کسب معاش کے اس جدوجہد کو ایسے اصولوں کا پابند بنایا گیا ہے جو اجتماعی نظام معیشت کو بھی فاسد ہونے سے بچاتا ہے اور فرد کی انفرادی زندگی کو بھی معاشی رفاہیت کے ساتھ ساتھ دینی واخلاقی رفعت عطا کرتا ہے۔کسب معاش میں ہمیشہ دو اصول پیش نظر رہیں گے:

۱۔جو حاصل کرے وہ ''حلال،، ہو۔

۲۔جن طریقوں سے حاصل کرے وہ ''طیب،، ہوں۔

چنانچہ ارشاد باری تعالٰی ہے:

یاایھاالناس کلوامما فی الارض حلالا طیبا ولاتتبعوا خطوات الشیطان ٥ انه لکم

عدو مبین (۲:۱۶۸)

ترجمہ:لوگو جو چیزیں زمین میں حلال طیب ہیں وہ کھاؤ۔اورشیطان کے قدموں پر نہ چلو۔وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

اسلامی نظام معیشت کے اصل دوم''طیب،،کے متعلق رشید رضا مصری (۱۳۵۳ھ) اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

ان الطیب مالایتعلق بہ حق الغیر وھو الظاھر،لان المرادبحصر المحرم فیما ذکر المحرم لذاتہ الذی لایحل الاللمضطر،وبقی المحرم لعارض فتعین بیانہ وھو مایتعلق بہ حق الغیر ویؤخذبغیر وجہ صحیح ......ویخرج بذلک الرباوالرشوۃ والسحت والغصب والغش والشرقۃ فکل ذلک خبیث،وکذاماعرض لہ الخبث بتغیرہ کالطعام المنتن۔

(تفسیر القرآن الحکیم (تفسیر المنار)،رشید رضا مصری ،الھیئۃ المصریۃ العامۃ للکتاب ،مصر۱۹۹۰ء ،ج ۲،ص۷۱۔)

ترجمہ:''طیب سے مراد وہ اشیاء ہیں جن کے ساتھ کسی اور کا حق متعلق نہ ہو اس لئے کہ نص قرآنی نے جن اشیاء کو حرام کیا ہے ان کی حرمت تو ذاتی ہے اور اس لئے مضطر کے علاوہ کسی حالت میں کسی کے لئے ان کا استعمال درست نہیں،اور ان کے علاوہ جن اشیاء کی حرمت اس شئے کی حقیقت اور ذات میں نہیں پائی جاتی بلکہ باہر کے اسباب سے حرمت آتی ہے ان کی ممانعت''طیب،،کہہ کر دی گئی ہے پس جو شئے ناحق لی گئی اور صحیح طریقہ کار سے حاصل نہیں کی گئی ، بلکہ سود،رشوت،غصب،ملاوٹ اور چوری وغیرہ ناجائز طریقوں سے حاصل کی گئی ہوتو یہ''خبیث،،ہے،اوراس طرح اس میں خبث تغیر کی وجہ سے آیا ہو جیسے سڑ کر بو آنا (تو یہ بھی خبیث ہے)۔،،

نیز جہاں اقتصادی معاملات کے اوراصول وضوابط ہیں وہاں یہ بات بھی اہمیت کی حامل ہے کہ مالی معاملات عاقدین کے باہمی رضامندی سے ایجاب وقبول کرلینے سے لازم ہوجاتے ہیں جس میں بسااوقات کسی ایک پارٹی کو دھوکے اور بے خبری میں نقصان کا بھی خدشہ رہتا ہے،اسی نقصان سے بچنے کے لئے شریعت اسلامیہ نے مختلف معاملات میں متعدد خیارات دیے ہیں ان میں سے بعض وہ خیارات ہیں جن کی بدولت عاقدین کو غور وفکر کا موقع مل جاتا ہے اور بعض خیارات میں ضرر ونقصان کی

تلافی ممکن ہو جاتی ہے انہی کی کم وبیش ۳۰ اقسام ہیں اوران کو خیارات شرعیہ کہتے ہیں۔

شریعت میں خیار ''خرید وفروخت کے معاملے کو فسخ قرار دینے یا اسے برقرار رکھنے میں سے بہتر صورت منتخب کرنے'' کو کہتے ہیں۔

لیکن موجودہ دور کی مالیاتی مارکیٹ میں خیار کو مذکورہ بالا مفہوم کے علاوہ دوسرے معنوں میں لیا جاتا ہے یعنی ''ایسا عقد جو خیار لینے والے کو خاص مدت تک طے شدہ قیمت پر اثاثہ جات خریدنے یا بیچنے کا حق دے''۔ اس مقالے میں یہ بتانا مقصود ہے کہ خیارات شرعیہ اور دور حاضر کی مالیاتی مارکیٹ میں مروج خیارات کا آپس میں تعلق اور معاصر خیارات کی تکییف اور شرعی حیثیت کیا ہے؟

خیار کا لغوی اور اصطلاحی معنی

تعارف:

یہ بات جاننا ضروری ہے کہ جس خیار کا شریعت نے تصور دیا ہے اس کا لغت میں اور فقہ کی اصطلاح میں کیا معنی ہے، آنے والی سطور میں اس امر کی وضاحت کی جارہی ہے۔

خیار کا لغوی معنی

خیار عربی زبان کا لفظ ہے یہ ثلاثی مجرد میں باب ضرب سے آتا ہے اوراس کا مادہ ''خ ی ر''، ہے، عربی لغت میں یہ مختلف ابواب درج ذیل معانی میں استعمال ہوا ہے:

۱۔ چننا اور منتخب کرنا: ۱

۲۔ ترجیح دینا: ۲

۳۔ کسی کام میں خیر طلب کرنا: ۳

۴۔ دو یا زیادہ امور میں کسی بھی ایک کے کرنے کی آزادی یا اجازت دینا: ۴

۵۔ اچھا، بہتر اور مفید: ۵

۶۔ مال کثیر: ۶

۷۔ اسی مادہ سے جب لفظ بطور جمع استعمال ہو تو اس کے دو معانی آتے ہیں:

(الف) اعمال صالحہ ۷

(ب) جنت کی بہترین حوریں ۸

خیار کا اصطلاحی معنی

خیار کی اصطلاحی تعریف ائمہ اربعہ میں سے علماء شوافع اور حنابلہ نے اپنی کتابوں میں کی ہے جبکہ حنفی اور مالکی علماء کی دستیاب کتابوں میں صراحت کے ساتھ موجود نہیں۔

علماء نے خیار کی جو تعریفیں کی ہیں ان سب کا حاصل الفاظ کے اختلاف کے باوجود ملتا جلتا ہے، ذیل میں چند تعریفات ذکر کی جاتی ہیں:

چنانچہ علامہ شربینی شافعی (م:۹۷۷ھ) نے فرمایا ہے:

"الخیار ھو طلب خیر الامرین من امضاء العقد او فسخہ"۔ 9

ترجمہ: کسی چیز کا عقد برقرار رکھنے یا اس کو فسخ کرنے میں سے بہتر امر کا انتخاب کرنے کو خیار کہتے ہیں۔

حنابلہ نے خیار کی تعریف یوں کی ہے:

"الخیار: اسم مصدر اختار و ھو طلب خیر الامرین" 10

ترجمہ: خیار (باب افتعال) اختار سے اسم مصدر ہے، جو دو امور میں سے بہتر کے انتخاب کو کہتے ہیں۔

ان علماء کی کتب میں خیار کی درج ذیل تعریف کی گئی ہے جنہوں نے اپنی کتاب کی تالیف کی بنیاد مذاہب اربعہ میں سے کسی خاص مذہب پر نہیں رکھی، چنانچہ علامہ عبدالرحمٰن الجزیریؒ فرماتے ہیں:

"معنی الخیار فی البیع وغیرہ: طلب خیر الامرین منھما، والامران فی البیع الفسخ والامضاء فالعاقد مخیر بین ھذین الامرین" 11

ترجمہ: بیع اور اس کے علاوہ امور میں خیار کا معنی "دو امور میں سے بہترین امر کو تلاش کرنا" اور بیع میں یہ امور "بیع کو فسخ کرنا" یا "برقرار رکھنا" ہے اور عاقد کو ان دو امور میں اختیار ہوتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ خیار کی لغوی اعتبار سے زیادہ تر معروف معانی سات ہیں جن میں سے منتخب کرنا، چننا اور دو امور میں سے کسی ایک کو ترجیح دینا وغیرہ ہیں، ان لغوی معانی کے ساتھ اصطلاحی معنی کی زیادہ مطابقت ہے کیونکہ جن علماء نے خیار کا اصطلاحی معنی ذکر کیا ہے، ان سب نے انہی لغوی معانی کا کسی حد تک لحاظ کیا ہے جب کہ خیار کا اصطلاحی معنی احناف اور مالکیہ نے اپنی کتب میں صراحت کے ساتھ ذکر نہیں کیا جب کہ شوافع، حنابلہ اور دیگر ان علماء نے اس کا اصطلاحی معنی بیان کیا ہے جنہوں نے اپنی کتابوں کی تالیف میں مذاہب اربعہ میں سے کسی مخصوص مذہب کو نہیں اپنایا البتہ ان سب اصطلاحی

تعریفات کا حاصل یہ ہے کہ ''دوامور میں سے بہترین کا انتخاب کرنا،،یعنی عقد بیع کو فسخ کرنے یابرقرار رکھنے میں سے جو عاقد اور صاحب خیار کے لئے زیادہ مفید ہو،اس کا انتخاب کرنے کو شرعی روسے خیار کہا جاتا ہے۔

خیار کی ضرورت وحکمت

تعارف

دین اسلام ایک ایسازبردست اور جامع مذہب ہے جس میں ہرشعبہ زندگی کی رہنمائی موجود ہے،مشقت اور تکلیف کی لحات میں اس کے احکام لچک اور آسانی پرمبنی ہوتے ہیں جس کی بناپرکسی کواپنے مذہب پرعمل پیرا ہونے میں کسی قسم کی الجھن اور پریشانی کا شکارنہیں پڑتا، جیسے کہ اللہ تعالی کاارشاد ہے:

(وماجعل علیکم فی الدین من حرج)[12]

ترجمہ:اس (اللہ تعالی) نے تمہارے لئے دین میں تنگی نہیں رکھی۔

خیارشرعی کی ضرورت:

زندگی کے دیگرشعبہ جات کی طرح مالی معاملات بھی ایک بڑااوراہم شعبہ ہے اوراس کے بہت سارے پہلو ہیں جن میں سے ہرایک پہلوکوصحیح طریقے سے نبھانے اوراس میں اپنی ضرورت پوری کرنے کی ہرفرد میں مہارت اورصلاحیت موجود نہیں ہوتی جس کی وجہ سے بسااوقات نقصان میں پڑنے کا خدشہ ہوتا ہے۔

دوسری طرف اگربیع کا ہرجائز معاملہ بہرصورت لازم ہوتا تواس سے ایک تومارکیٹ میں موجوددھوکے بازاورمکارافراد کی حوصلہ افزائی ہوتی جبکہ دوسری طرف عدم مہارت کی وجہ سے عام شہریوں کا مختلف اشیاء کی خریدوفروخت کرتے وقت نقصان میں واقع ہونے کا اندیشہ رہتا۔

حالانکہ مشقت میں آسانیاں دینااورطاقت واستطاعت کے مطابق احکامات لاگوکرناقدرت کا قانون ہے،چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿لایکلف اللہ نفسا الا وسعھا﴾[13]

ترجمہ:اللہ تعالی کسی کواس کی وسعت سے زیادہ کا مکلّف نہیں بناتے۔

اس آیت کریمہ اوراس جیسی دیگر نصوص سے فقہاء کرام نے ایسے اصول مستنبط کیے ہیں جوکسی امر شرعی پرعمل کرنے میں مشکل پیدا ہونے کی صورت میں دوسرے متبادل اور آسان پہلو کی رہنمائی کرتے ہیں جیسے:

"المشقۃتجلب التیسیر،،۱۴

ترجمہ: مشقت آسانی کا باعث بنتی ہے۔

ایسے ہی ضرورت کی بنیاد پرممنوع چیز میں بھی بسااوقات جواز والی صورت پیدا کردی جاتی ہے اس حوالے سے ایک مشہور فقہی قاعدہ ہے:

"الضرورات تبیح المحظورات،،۱۵

ترجمہ: ضرورتیں ممنوعات کومباح قرار دیتی ہیں۔

عقل کا تقاضہ تو یہ ہے کہ بیوعات میں کوئی معاملہ جب ایک مرتبہ مکمل ہوجائے توپھر فریقین میں سے کسی کواس کی فسخ کی اجازت نہیں ہونی چاہئے لیکن چونکہ اس صورت میں عام شہریوں کوحرج لازم ہے اس لئے کہ معاشرے کے ہرفرد میں کاروباری مہارتیں موجود نہیں ہوتی جبکہ دوسری طرف غیر ماہر آدمی کا اپنے ہر مالی معاملے کے لئے کسی ماہر آدمی کی خدمات حاصل کرنا بھی باعث مشقت ہے،اس لئے شریعت مطہرہ نے رسک مینیجمنٹ ٹول کے طور پراس سلسلے میں "خیار،، کا تصور دیا ہے جس کی بناپرکوئی غیر ماہر آدمی بھی اپنے آپ کو مالی نقصان سے بچا سکتا ہے،کسی معیوب چیز کوخریدنے کے بعد بھی واپس کرنے کا حق محفوظ رکھتا ہے اورکسی بن دیکھے خریدی ہوئی چیز کودیکھ لینے کے بعد پسند اور ناپسند کرنے میں بااختیار ہوتا ہے،مزید یہ کہ اس خیار کی بنیاد پراس کوسوچ بچار کا موقع بھی مل جاتا ہے،اس حوالے سے حدیث کی کتابوں میں حضرت حبان ابن منقذؓ کا تذکرہ ملتا ہے کہ ان کوخرید وفروخت کے معاملات میں نقصان ہوتا تھا جس کا انھوں نے ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ان سے کہا کہ اس کے بعد جب تم کوئی بیع وشراء کا معاملہ کروتواس کو یہ کہا کروکہ کوئی دھوکہ نہیں ہوگا اور مجھے تین دن تک اختیار رہوگا۔۱۶

ایسے ہی علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ لاعلمی میں کسی معیوب چیز کوخرید لینے کے بعداس کا عیب معلوم ہونے پرتصرف کیے بغیر خریدار کواسی چیز کے واپس کرنے کا اختیار حاصل ہے،۱۷۔اب اگراس صورت میں خریدنے والے کو یہ حق حاصل نہ ہوتا تو یہ امر ضرر اور تنگی کا باعث بنتا حالانکہ دین حنیف حتی الامکان

تنگی اور ضرر کو دفع کرتا ہے اور آسانی پیدا کرتا جیسے کہ شریعت کا مشہور ضابطہ ہے:

"الضرر یزال،،۱۸؎

ترجمہ: نقصان کو (ممکنہ حد تک) زائل کیا جائیگا۔

خیار شرعی کی حکمت:

خیارات کی کچھ اقسام کا تعلق انسان کے اپنے ارادے سے ہے جیسے کہ خیار شرط اور خیار مجلس وغیرہ جب کہ کچھ خیارات انسان کو حکمی طور پر حاصل ہوتے ہیں جیسے خیار عیب، خیار غبن اور خیار تدلیس وغیرہ۔

ارادی خیارات کی مشروعیت میں حکمت یہ ہے کہ اس کی وجہ سے عاقدین میں سے ہر ایک کو اپنی چیز کی خرید یا فروخت میں سوچ بچار کا موقع مل جاتا ہے جب کہ خریدنے والے کو خریدی جانے والی چیز کا کسی اور ماہر بندے کے ذریعے جانچنے اور پرکھنے کا موقع مل جاتا ہے، اسی امر کی وضاحت علماء نے یوں کی ہے:

"اما الغرض من الخيارات الاه رادية فانه يختلف عن الغرض من الخيار في صعيد الخيارات الحكمية ففي الخيارات الارادية يكاد الباعث عليها يكون امرا واحدا هو ما دعاه الفقهاء بالتروى، اى التامل......والتروى سبيله امران: المشورة للوصول الى الراى الحميد، او الاختبار......قال ابن رشد: والخيار يكون لوجهين: لمشورة واختبار المبيع، اولاحد الوجهين ويقول بعدئذ: العلة في اجازة البيع على الخيار وحاجة الناس الى المشورة فيه، او الاختيار،،۱۹؎

ترجمہ: خیارات ارادیہ کا مقصود خیارات حکمیہ سے یکسر مختلف ہے کیوں کہ اس کا باعث ایک ہی امر ہے جس کو فقہاء تروی یعنی فکر و تدبر کہتے ہیں، جس میں ایک تو کسی چیز کے بارے میں اچھی رائے قائم کرنے میں مشورہ مقصود ہوتا ہے جب کہ دوسری چیز مبیع کا کسی تجربہ کار کے ذریعے جانچ پڑتال کرنا مطلوب ہوتا ہے، چنانچہ علامہ ابن رشد فرماتے ہیں: "خیار مشورہ کرنے اور مبیع کو پرکھنے ان دو امور کے لئے ہوتا ہے یا پھر دونوں میں سے کسی ایک امر کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، اس کے بعد فرماتے ہیں کہ اس کی مشروعیت کی علت بھی لوگوں کا مشورہ کرنے اور پرکھنے کے لئے محتاج ہونا ہے۔

دوسری جانب حکمی خیارات میں مقصد لاعلمی کی صورت میں ہونے والے نقصان کی تلافی کرنی ہوتی

ہے،وہ نقصان جوعقدمکمل ہونے سے لازم آتاہے اس قسم کی خیارات سے ایسے ضررکاازالہ مقصودہوتاہے،جیسے کہ درج ذیل عبارت میں فرمایا گیاہے:

الغرض فی الخیارات الحکمیة:بالرغم من تعدداسبابهاهوتلافی النقص الحاصل بعدتخلف شریطةلزوم العقد.وذلک بعدان تحققت شرائط الانعقادوالصحة والنفاذ،ای ان الخیارات الحکمیة لتخفیف مغبةالاه خلال بالعقدفی البدایةلعدم المعلومیةالتامة،اولدخول اللبس والغبن ونحوه ممایؤدی الی الاضراربالعاقداوفی النهایةکاختلال التنفیذ.فالغایةمن الخیارات الحکمیة تمحیص الارادتین وتنقیةعنصرالتراضی من الشوائب توصلاالی دفع الضررعن العاقد،،[۲۰]

ترجمہ:حکمی خیارات کامقصداس کے متعدداسباب کے باوجودصرف اورصرف یہی ہے کہ اس نقصان کی تلافی کی جائے جوعقدپوراہونے کی وجہ سے لازم ہوتاہے۔اوریہ منعقدہونے،صحیح ہونے اورنافذ ہونے کی شرائط پوری ہونے کے بعدہوتاہے،یعنی حکمی خیارات(کی مشروعیت بھی)کسی عقدکی ابتداء میں مبیع کے بارے میں مکمل علم نہ ہونے کی وجہ سے اس میں خلل پیداہونے کی صورت میں نقصان کے ازالے کے لئے،یاالتباس پیداہونے اوردھوکے یاکسی اورصورت جس میں عاقدکانقصان ہو(اس کے ازالے کے لئے)یاآخرمیں(کسی واقعی نقصان کی ازالے کے لئے ہو)جیسے کہ(ایسی چیزجس کے)نافذہونے میں خلل ہو۔حاصل یہ ہے کہ خیارات حکمیہ (مذکورہ بالا)دونوں امورکی تکمیل اورعاقدین کے باہمی رضامندی کے عنصرکوتمام شکوک سے صاف رکھنے کے لئے ہے،تاکہ عاقدین (مالی)ضررمیں واقع ہونے سے محفوظ ہو۔(جاری ہے)

اسلامی نظریاتی کونسل

ادارہ جاتی پس منظراورکارکردگی (حصہ دوم)

ضمیمے اوردستاویزات

تصنیف ڈاکٹراکرام الحق یسین

اپنانسخہ حاصل کرنے کے لئے رابطہ کریں:

سیکرٹری اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان ۴۶......اتاترک ایونیوG-5/2 اسلام آباد

☆ثق بنفسك ولا تعتمد على الناس ولاتعتبر انهم عليك لالك وليس معك الا الله ولا تغتر باخوان الرخاء.☆

حواشی

۱۔(الف):مولانا کیرانوی،وحیدالزمان قاسمی،(م:۱۴۰۲)،القاموس الجدید،مادہ ”خیر،،ص۲۰۷،ادارہ اسلامیات،لاھور۔

(ب):مولانا کیرانوی ،وحیدالزمان قاسمی،(م:۱۴۰۲)،القاموس الوحید،مادہ ”خیر،،ص۴۷۹،ادارہ اسلامیات،لاہور۔

جیسے ”خارالشئی انتقاھواصطفاہ،،مجرد سے منتخب کرنے کے معنی میں ہے۔مرتضی الزبیدی،محمد بن محمد بن عبدالرزاق الحسینی (م:۱۲۰۵ھ)،تاج العروس من جواھرالقاموس، مادہ ”خیر،،ج۱۱ص۲۳۸، دارالھدایۃ، بیروت)

یعنی باب افتعال سے اس کا ایک معنی چننا اور منتخب کرنا آتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿وانااخترتک فاستمع لمایوحی﴾(طہ:۱۳)

ترجمہ:اور میں نے تجھے منتخب کیا ہے پس اس کو غور سے سنو جس کی تجھ پہ وحی کی جارہی ہے۔

اسی طرح ایک اور جگہ پہ ارشاد ہے:

﴿وربک یخلق مایشاء ویختار﴾(القصص:۶۸)

ترجمہ:اور تمہارا رب پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے اور (جو) منتخب کرتا ہے۔

باب استفعال سے بھی یہ منتخب کرنے کے معنی میں مستعمل ہوا ہے جیسے:

استخارہ.انتقاہ ھو اصطفاہ.(مجمع اللغۃالعربیۃبالقاھرۃ(ابراھیم مصطفی واخرون)،المعجم الوسیط،باب الخاء،مادۃ:”خیر،،دارالدعوۃ،مصر،س ن)

ترجمہ:اس نے (کسی) چیز کو منتخب کیا۔

اسی طرح باب تفعل سے بھی چننے اور منتخب کرنے کے معنی میں استعمال ہوا ہے:

تخیر صدیقہ :اختارہ،اصطفاھوانتقاہ۔(احمدمختارعمر،الدکتور(م:۲۰۰۳)،معجم اللغۃ العربیۃ المعاصرۃ،رقم المادۃ:۱۷۱۱،خ ی ر،عالم الکتب،مصر۱۴۲۹ھ۔۲۰۰۸م)

جیسے قرآن میں ہے:

﴿وفاکھۃممایتخیرون﴾(الواقعہ:۲۰)

ترجمہ: اوران پھلوں میں سے جن کوتم پسند (منتخب) کرتے ہو۔

باب مفاعلۃ کے ''مخایرۃ،، مصدر سے بھی یہ انتخاب کرنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے:

خایرہ بین الامرین ۔(معجم اللغۃ العربیۃ المعاصرۃ، رقم المادۃ:۱۷۱۱، خ ی ر، حوالہ بالا)

ترجمہ: اس نے اس کودو چیزوں میں سے چن لیا۔

اسی طرح مفاعلۃ ہی کے ''خیار،، مصدر سے بھی اس کا معنی منتخب کیا ہوا آتا ہے (حوالہ بالا)

۲۔مجرد سے اس معنی میں استعمال ہوا ہے جیسے

''خار الموت علی الدنیة،، (معجم اللغۃ العربیۃ المعاصرۃ، رقم المادۃ:۱۷۱۱، خ ی ر)

ترجمہ: اس نے بے عزتی پرموت کوترجیح دی۔

باب افتعال سے بھی اسی معنی میں مستعمل ہے جیسے

واخترته (علیهم)، عدی بعلی لانه فی معنی فضلة (تاج العروس من جواھر القاموس، مادۃ ''خیر،، ج۱۱، ص۲۴۳،)

ترجمہ: ''میں نے ان پراس کوترجیح دی، یہ ''علی،، (حرف جر) کے ساتھ متعدی ہوا، کیونکہ یہ فضیلت دینے کے معنی میں ہے،،۔

اسی طرح باب تفعیل سے بھی ترجیح دینے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے

خیر استاذه علی سائر الطلاب. (الف) القاموس الجدید، مادہ ''خیر،، ص۸۔۲، ادارہ اسلامیات، لاہور (ب) معجم اللغۃ العربیۃ المعاصرۃ، رقم المادۃ:۱۷۱۱، خ ی ر۔

ترجمہ: اس نے اپنے استاذ کوتمام طلبہ پرترجیح دی۔

۳۔اس معنی میں یہ مادہ باب استفعال سے استعمال ہوتا ہے جیسے

لاخاب من استخار (القاموس الوحید، مادہ ''خیر،، ص۴۸۹)

ترجمہ: وہ نامرادنہیں ہوگا جس نے استخارہ (خیر طلب) کیا۔

اور ''صلاۃ الاستخارۃ،، کوبھی اس لئے استخارہ کی نماز کہتے ہیں کہ اسی کے ذریعے خیر کوطلب کیا جاتا ہے یعنی اس نماز کے ذریعے کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے میں سے کسی ایک جہت کی بہتری اوراولوئیت معلوم کی جاتی ہے۔(القاموس الوحید، مادہ ''خیر،، ص۴۸۹)

۴۔اس معنی میں یہ مادہ باب تفعیل سے استعمال ہوتا ہے جیسے حدیث میں ہے:

(ما خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین امرین الا اخذ ایسرھما مالم یکن اثما) (البخاری، ابوعبداللہ: محمد ابن اسماعیل (م:۲۵۶ھ) الصحیح البخاری، باب صفۃ النبی ﷺ)

ترجمہ: آپ ﷺ کو دو امور میں سے اجازت نہیں دی گئی مگر یہ کہ آپ ہمیشہ آسان جہت کو لیتے تھے بشرطیکہ وہ گناہ کا کام نہ ہوتا۔

اسی طرح جب کسی دوست کو کسی کام میں اس کے کرنے یا نہ کرنے میں آزادی اوراختیار دی جاتی ہے تب کہا جاتا ہے کہ:

خیر صدیقه بین القبول و الرفض (معجم اللغۃ العربیۃ المعاصرۃ، رقم المادۃ:۱۱۷۱، خ ی ر،،)

ترجمہ: اس نے اپنے دوست کو قبول یا رد (ہر دو میں سے کسی بھی ایک کے) کرنے کی آزادی دی۔

اوراسی طرح باب افتعال سے ''اختیاری،، اسی معنی میں استعمال ہوتا جیسے،،

جاء ت اسئلة الامتحان اختيارية) القاموس الوحید، مادہ ''خیر،، ص ۴۷۹۔)

ترجمہ: امتحان میں اختیاری سوالات آئے تھے۔

یہ اس وقت کہا جاتا ہے جب امتحان میں ایسے سوالات ہوں جن کے کرنے یا نہ کرنے کی آزادی ہو۔

اسی طرح:

عمل اختياری: يترک للشخص حرية عمله اوتركه) **معجم اللغة العربية المعاصرة**، رقم **المادة: ۱۱۷۱**، "خ ی ر،،)

ترجمہ: اختیاری کام: جس کے کرنے یا نہ کرنے (ہر دو) کی اجازت ہو۔

۵۔ مجرد ''خار،، سے جب یہ مادہ صیغہ اسم تفضیل کے ساتھ مستعمل ہوتو اس کا معنی بہتر اور مفید آتا ہے جیسے قرآن میں ہے:

﴿**هو خير مما يجمعون**﴾ (یونس:۵۸)

ترجمہ: وہ اس سے بہتر ہے جس کو تم جمع کر رہے ہو۔

(**اليد العليا خير من اليد السفلى**) **ابن راهويه، ابو يعقوب اسحاق بن ابراهيم بن مخلد بن ابراهيم الحنظلی المروزی المعروف ابن راهويه** (المتوفی:۲۳۸ھ)، مسند اسحاق بن راھویہ، ج۱ ص۲۶۶، مکتبۃ الایمان۔ المدینۃ المنورۃ)

ترجمہ: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

اسی طرح لفظ خیار جب کسی جنس کی طرف مضاف ہوتو بھی اس کا معنی افضل اور بہتر آتا ہے جیسے

"خيار الشیء: افضله،، (**معجم اللغة العربية المعاصرة**، **رقم المادة: ۱۱۷۱**، خ ی ر،،)

ترجمہ: وہ بہترین لوگوں میں سے ہے۔

"خيار المال/خيار المتاع: احسنه واغلاه،، (**معجم اللغة العربية المعاصرة**، **رقم**

المادة: ۱۷۱۱، خ ی ر،،)

ترجمہ: خیارالمال اورخیارالمتاع بہترین اورقیمتی سامان کوکہاجاتاہے۔

جب ''خیرۃ،،خاء کے زیراوریاء کے زبرکے ساتھ استعمال ہوتواس وقت بھی یہ افضل اوربہترکے معنی میں آتاہے جیسے:

'خیـرۃالقوم: افضلهم،مایختارمنهم،،(معجم اللغةالعربيةالمعاصرة،رقم المادة: ۱۷۱۱، خ ی ر،،)

ترجمہ: خیرۃ القوم،قوم کے افضل آدمی کوکہاجاتاہے۔

''فلان من خيرةالناس،،(معجم اللغةالعربيةالمعاصرة،رقم المادة: ۱۷۱۱، خ ی ر،،

ترجمہ: فلاں لوگوں میں سے افضل ہے۔

۶۔﴿ان ترک خيراالوصيةللوالدين والاقربين بالمعروف﴾(البقرۃ:۱۸۰)

ترجمہ: جب مال چھوڑےتواپنے والدین اوراقرباء کے لئے اچھائی کی وصیت کرے۔

۷۔جیسےقرآن میں ہے:

﴿انهم كانوايسارعون فى الخيرات﴾(الانبیاء:۹۰)

ترجمہ: بے شک وہ لوگ اچھے اعمال کی طرف جلدی کرتے ہیں۔

۸۔جیسےقرآن میں ہے:

﴿فيهن خيرات حسان﴾(الرحمٰن:۷۰)

ترجمہ: ان (جنتوں) میں بہترین حوریں ہیں۔

۹۔الخطیب الشربینی شمس الدین،محمد بن احمد،الشافعی(م:۹۷۷ھ)،مغنی المحتاج الی معرفۃ معانی الفاظ المنهاج،ج ۲:ص۴۰۲،دارالکتاب العلمیۃ،بیروت۔

۱۰۔البھوتی،منصوربن یونس بن صلاح الدین ابن حسن بن ادریس الحنبلی (المتوفی:۱۰۵۱ھ)،الروض المربع شرح زادالمستقنع،ج۱ص۳۲۲دارالمؤید۔مؤسسۃ الرسالۃ۔

۱۱۔الجزیری،عبدالرحمٰن بن محمدعوض(المتوفی:۱۳۶۰ھ)،الفقہ علی المذاھب الاربعۃ،ج۲ص۱۵۴دارالکتب العلمیۃ بیروت۔لبنان/عبدالرحمٰن بن محمد بن قاسم العاصمی القحطانی الحنبلی النجدی (المتوفی:۱۳۹۲ھ)،الاحکام شرح اصول الاحکام،ج۳ص۱۳۵،دارالکتب العلمیۃ،بیروت۔لبنان/ وھبۃ بن مصطفیٰ الزحیلی،الفقہ الاسلامی وادلتہ،ج۵ص۳۵۱۶دارالفکر۔سوریۃ۔دمشق۔

۱۲۔الحج:۷۸

۱۳۔البقرہ:۲۸۶
۱۴۔السبکی ،تاج الدین عبدالوھاب بن تقی الدین السبکی (التوفی:۷۷۱ھ)،الاشباہ والنظائر،ج۱ص۴۹،دارالکتب العلمیۃ۔مصر۔
۱۵۔الزرکشی ،محمد بن عبداللہ بن بھادرالزرکشی (التوفی:۷۹۴ھ)،المنثور فی القواعدالفقھیۃ ،ج۳ص۳۱۷،وزارۃ الاوقاف الکویتیۃ۔
۱۶۔الدارقطنی ،ابوالحسن علی بن عمربن احمد بن مھدی بن مسعودبن النعمان بن دینارالبغدادی الدارقطنی (التوفی :۳۸۵ھ)،سنن الدارقطنی ،ج۴،ص۷،مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت۔لبنان
۱۷۔بدرالدین العینی ،محمود بن احمد بدرالدین العینی (التوفی :۸۵۵ھ)،البنایۃ شرح الھدایۃ ،ج۸ص۹۷،دارالکتب العلمیۃ۔بیروت،لبنان۔
۱۸۔ابن نجیم ،زین الدین بن ابراہیم بن محمد،المعروف بابن نجیم المصری (التوفی:۹۷۰ھ)،الاشباہ والنظائرعلی مذھب ابی حنیفۃ النعمان ،ج۱ص۲۷،دارالکتب العلمیۃ ،بیروت۔لبنان۔
۱۹۔جماعۃ العلماء الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ ،ج۲۰ص۴۶،وزارۃ الاوقاف والشؤن الاسلامیۃ،کویت۔
۲۰۔مجموعۃ من المؤلفین ،الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ ،ج۲۰ص۴۶،وزارۃ الاوقاف والشؤن الاسلامیۃ۔الکویت۔

تجلیاتِ مہرِ انور

تالیف: مفتی سید شاہ حسین گردیزی

۱۰۰۸ صفحات پر مشتمل پیر سید مہر علی شاہ صاحب مجدد گولڑوی کے مرید علماء ومشائخ کا تذکرہ

ملنے کا پتہ: مکتبہ مہریہ گولڑا شریف اسلام آباد......مکتبہ غوثیہ سبزی منڈی کراچی